۸۰۸۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابل صد احترام حضرت اقدس شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ جناب والا اللہ رب العزت کے فضل واحسان سے بخیر وعافیت ہوں گے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آنجناب کا مبارک سایہ ہم ضعفاء کے سروں پر تا دیر بعافیت قائم ودائم رکھے، آمین

ماضی قریب میں آنجناب کے خود نوشت فتاوی کی چوتھی جلد جس کا ایک طویل عرصے سے انتظار تھا، منظر عام پر آنے کے کچھ بعد بوقت علم ہاتھوں میں پہنچی، سرسری ورق گردانی کرتے ہوئے تکمیل ہوئی، الحمد للہ علی ذلک، ماشاء اللہ ماشاء اللہ بہت فائدہ ہوا، کئی مسائل میں اپنی جہالت واضح ہوئی، اور علم میں بڑھوتری ہوئی، اور سچ بات تو یہی ہے کہ اسی مقصد سے کتاب کے اوراق پلٹتا رہا، اور الحمد للہ مقصد میں کامیابی ہوئی، جزاکم اللہ خیر الاحسن الجزاء۔

اس جلد کے مطالعہ کی روشنی میں دو باتیں آنجناب سے معلوم کرنے کا خواہش مند ہوں، امید ہے کہ شفقت والا معاملہ فرماتے ہوئے جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

۱۔ فتاوی عثمانی، (الحظر والاباحۃ فصل فی اللباس والزینۃ: ۴/۳۲۱) میں فتوی کے آخر میں مذکور ہے:

"بوسکی کے بارے میں جہاں تک ہمیں معلوم ہے، وہ خالص ریشم سے بنتی ہے، اس لیے اس کا پہننا مردوں کے لیے جائز نہ ہوگا"۔

جبکہ دار العلوم کراچی کے دار الافتاء سے جاری ہونے والے ایک فتوی (نمبر: 1413/23، جو مورخہ: ۲۳/۲/۳۳ھ کو جاری ہوا) میں مذکور ہے:

"واضح رہے کہ ہمارے علم کے مطابق آج کل بازاروں میں جو بوسکی کپڑے دستیاب ہیں وہ عام طور پر مصنوعی ریشم سے بنے ہوئے ہوتے ہیں، **لہذا مردوں کے لیے اس کا استعمال کرنا جائز ہے**، بشرطیکہ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔ ...."

دریافت یہ کرنا ہے کہ دار الافتاء دار العلوم کراچی یا آنجناب کا اس مسئلے میں موجودہ مؤقف وتحقیق کیا ہے؟

۲۔ اسی طرح فتاوی عثمانی (الحظر والاباحۃ، زیر ناف بالوں کی صفائی کے احکام ۴/۳۲۶) میں زیر ناف بالوں کی حدود کی وضاحت فرماتے ہوئے مذکور ہے:

"البتہ پشت کے بال صاف کرنا اس حکم میں داخل نہیں"۔

یہ مسئلہ دیکھ کر بھی ذہن الجھ سا گیا کہ تا حال تو یہی علم میں تھا کہ پشت (دبر) کے بالوں کو صاف کرنا بھی ضروری ہے، جیسا کہ حاشیہ میں مذکور کئی حوالہ جات میں یہ بھی مسئلہ مذکور ہے، بالخصوص حاشیہ ابن عابدین کی عبارت: "والعانة: الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة، **ومثلها شعر الدبر، بل هو أولى بالإزالة لئلا يتعلق به شيئ من الخارج عند الاستنجاء بالحجر**". (فصل في الإحرام: ۲/۴۸۱).

پھر مزید جستجو کرتے ہوئے علامہ طحطاوی رحمہ اللہ کا قول استحباب کا ملا، (ملاحظہ ہو: **"ثم العانة هي الشعر الذي فوق ذكر وحواليه، وحوالي فرجها، ويستحب إزالة شعر الدبر خوفا من أن** ...." كتاب الصلاة، باب الجمعة، ص: ۵۲۷، دار الكتب العلمية)

دریافت یہ کرنا ہے کہ دار الافتاء دار العلوم کراچی یا آنجناب کا اس مسئلے میں وجوب کا مؤقف ہے یا استحباب کا؟

یقینا آنجناب کی مصروفیات کے پیش نظر وقت نکالنا بہت دشوار ہوگا، لیکن چونکہ سائل کا بھی حق ہوتا ہے اس لیے اسی کے پیش نظر آنجناب کی مشفقانہ توجہ کا طالب ہوں۔ فقط والسلام

طالب دعا: محمد راشد ڈسکوی

استاذ ورفیق شعبہ تصنیف وتالیف، جامعہ فاروقیہ، کراچی

(جواب ....)

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۱/۱۹۲۸
جامعہ دار العلوم کراچی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱﴾ ـــ سوال میں جن فتاویٰ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ دونوں علم پر مبنی ہیں، اور معلومات کے اختلاف سے جواب مختلف ہو سکتے ہیں، چنانچہ دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے بوسکی اور اس طرح کے دیگر کپڑوں کے بارے میں پہلے صرف اصولی جواب جاتا تھا جس کا حاصل یہ ہے کہ:

> ان کپڑوں میں اگر مصنوعی ریشم استعمال ہو رہا ہو تو ایسے کپڑے کا استعمال جائز ہے، لیکن اگر اصلی ریشم استعمال ہوتا ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر صرف تانا میں ہو تو گنجائش ہے، اور اگر بانے میں ہو یا تانا اور بانا دونوں میں ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں۔

لیکن ۱۴۲۷ھ میں فتویٰ لکھتے وقت بوسکی کپڑے کے بارے میں تاجر حضرات سے معلومات لی گئیں، اور ان معلومات کی روشنی میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے دستخط سے فتویٰ (۸۳/۵۱) جاری ہوا جس کا حاصل یہ ہے کہ:

> عام طور پر دکانوں میں ملنے والا بوسکی خالص ریشم کا نہیں ہوتا، اور خالص ریشم کا بوسکی زیادہ قیمتی بھی ہوتا ہے، اس لئے زیادہ قیمتی بوسکی لینے کی صورت میں کپڑے کے ماہر کو دکھا کر اطمینان کر لینا چاہئے۔ (اس فتویٰ کی کاپی برائے ملاحظہ منسلک ہے)

لہٰذا اب دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے یہی فتویٰ دیا جاتا ہے کہ ہماری معلومات کے مطابق آجکل بازاروں میں جو بوسکی کپڑے دستیاب ہیں وہ عام طور پر مصنوعی ریشم سے بنے ہوئے ہوتے ہیں، لہٰذا اگر وہ خالص قدرتی ریشم سے بنے ہوئے نہ ہوں تو مردوں کیلئے اس کا استعمال کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر کسی کپڑے میں اصلی ریشم استعمال کیا گیا ہو تو اس میں تانا اور بانا والی وہی تفصیل ہے جو فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور اس بات کی تحقیق کپڑے کے ماہرین سے کی جائے کہ اس میں اصلی ریشم استعمال ہوتا ہے یا نہیں؟ اور اگر صحیح معلومات حاصل نہ ہو سکیں یا ان پر اطمینان نہ ہو تو احتیاط بہتر ہے۔

﴿۲﴾ ـــ اس مسئلہ کے بارے میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم سے مشورہ ہوا، حضرت مدظلہم نے فرمایا کہ واقعۃً جواب میں اجمال ہے، آپ کے توجہ دِلانے پر شکر گزار ہیں، اور انشاء اللہ تعالیٰ جواب میں درجِ ذیل وضاحت کر دی جائے گی:

> "پشت (یعنی حلقۂ دُبر) کو بعض حضرات نے "عانہ" میں شامل کیا ہے، اور بعض نے کہا ہے کہ وہ "عانہ" میں شامل نہیں، لیکن بطورِ قیاس اس کے بالوں کو صاف کرنا بھی عانہ کے حکم میں شامل ہے۔"

(جاری ہے ـــ)

Scanned by CamScanner

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح - (٢٨١٤/٧)

(والاستحداد) : أي حلق العانة، وهو استفعال من الحديد، وهو استعمال الحديد من نحو الموسى في حلق العانة ذي الشعر الذي حوالي ذكر الرجل وفرج المرأة. زاد ابن شريح: وحلقة الدبر، فجعل العانة منبت الشعر مطلقا، والمشهور الأول، فإن أزال شعره بغير الحديد لا يكون على وجه السنة. كذا في شرح المشارق، ويجب أن يعلم أنه لا يقطع شيئا من شعر وهو جنب.

شرح النووي على مسلم - (١٤٨/٣)

والمراد بالعانة الشعر الذي فوق ذكر الرجل وحواليه وكذاك الشعر الذي حوالي فرج المرأة ونقل عن أبي العباس بن شريح أنه الشعر النابت حول حلقة الدبر فيحصل من مجموع هذا استحباب حلق جميع ما على القبل والدبر وحولهما

فتح الباري لابن حجر - (٣٤٣/١٠)

قال النووي المراد بالعانة الشعر الذي فوق ذكر الرجل وحواليه وكذا الشعر الذي حوالي فرج المرأة ونقل عن أبي العباس بن شريح أنه الشعر النابت حول حلقة الدبر فتحصل من مجموع هذا استحباب حلق جميع ما على القبل والدبر وحولهما قال وذكر الحلق لكونه هو الأغلب وإلا فيجوز الإزالة بالنورة والنتف وغيرهما وقال أبو شامة العانة الشعر النابت على الركب بفتح الراء والكاف وهو ما انحدر من البطن فكان تحت الثنية وفوق الفرج وقيل لكل فخذ ركب وقيل ظاهر الفرج وقيل الفرج بنفسه سواء كان من رجل أو امرأة قال ويستحب إماطة الشعر عن القبل والدبر بل هو من الدبر أولى خوفا من أن يعلق شيء من الغائط فلا يزيله المستنجي إلا بالماء ولا يتمكن من إزالته بالاستجمار قال ويقوم التنور مكان الحلق وكذلك النتف والقص وقد سئل أحمد عن أخذ العانة بالمقراض فقال أرجو أن يجزئ قيل فالنتف قال وهل يقوى على هذا أحد وقال بن دقيق العيد قال أهل اللغة العانة الشعر النابت على الفرج وقيل هو منبت الشعر قال وهو المراد في الخبر وقال أبو بكر بن العربي شعر العانة أولى الشعور بالإزالة لأنه يكثف ويتلبد فيه الوسخ بخلاف شعر الإبط قال وأما حلق ما حول الدبر فلا يشرع وكذا قال الفاكهي في شرح العمدة أنه لا يجوز كذا قال ولم يذكر للمنع مستندا والذي استند إليه أبو شامة قوي بل ربما تصور الوجوب في حق من تعين ذلك في حقه كمن لم يجد من الماء إلا القليل وأمكنه

(عاد ص ٣)

دار الإفتاء

Scanned by CamScanner

أن لو حلق الشعر أن لا يعلق به شيء من الغائط يحتاج معه إلى غسله وليس معه ماء زائد على قدر الاستنجاء وقال بن دقيق العيد كأن الذي ذهب إلى استحباب حلق ما حول الدبر ذكره بطريق القياس

شرح أبي داود للعيني - (١٦٦/١)

والمراد بالعانة: الشعر فوق ذكر الرجل وحواليه، وكذلك الشعر الذي حوالي فرج المرأة.

ونقل عن أبي العباس ابن شريح: إنه الشعر النابت حول حلقة الدبر، فيجعل من مجموع هذا استحباب حلق جميع ما على القبل والدبر وحولهما .

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

محمد حذیفہ عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

٢٢/صفر المظفر_١٤٣٩ھ

١٢/نومبر_٢٠١٧ء

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

٢٣-٢-١٤٣٩ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

٢٣-٢-١٤٣٩ھ

13-11-2017

مفتی

مفتی

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

۸۶۳ | ۲۷ ... ۲۰۰۶ | عارف محمود

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

۱۔ سلون واش ہے (wash 100٪) یہ کپڑے کا نام ہے۔

۲۔ بوسکی اور سلیدر کپڑا پہننا شرعی اعتبار سے کیا حکم رکھتا ہے۔

جبکہ بعض لوگ انہیں ریشمی بتلاتے ہیں۔

جواب دیکر ممنون فرمائیں۔

والسلام

المستفتی۔

عارف محمود محراب پوری

الجواب حامدا ومصلیا

خالص ریشم کا بنا ہوا لباس مردوں کیلئے استعمال کرنا حرام ہے، اگر خالص ریشم نہ ہو بلکہ فیکٹری میں بنا ہوا مصنوعی ریشم ہو تو اس کا استعمال جائز ہے۔

سوال میں ذکر کردہ کپڑوں کے بارے میں ہم نے کپڑے کے بڑے تاجروں سے معلومات کیں جن میں صدر کے اقبال لاکھانی صاحب بھی ہیں۔ انہوں نے جو تفصیل بتائی اس کا حاصل درج ذیل ہے:

چائنا سے خالص ریشم کی بوسکی آتی ہے۔ اور پاکستان میں جو بوسکی بنتی ہے وہ تقریباً نوے فیصد پولی اسٹار کی بنی ہوتی ہے خالص ریشم کی نہیں ہوتی۔ صرف بنارس کے علاقے میں کھڈیوں پر خالص ریشم کا کپڑا بنتا ہے۔ لیکن عام

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

مضمون سوال و جواب	نام و پتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر [illegible] رجسٹر
طور پر وہ دکانوں میں نہیں رکھا جاتا کیونکہ وہ جلد خراب ہو جاتا ہے۔ نیز خالص ریشم کا کپڑا مہنگا ہوتا ہے۔ اور یہ فیصلہ کرنا کہ یہ بوسکی خالص ریشم کا ہے یا پولی اسٹار کا بنا ہے دیکھ کر ہی کیا جاسکتا ہے۔ اور سنون واش ریشم کا نہیں ہوتا۔ اور لیدر کے بارے میں بتایا کہ یہ کسی کپڑے کا نام نہیں۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ عام طور پر دکانوں میں ملنے والا بوسکی خالص ریشم کا نہیں ہوتا۔ اور خالص ریشم کا بوسکی زیادہ قیمتی بھی ہوتا ہے اسلئے زیادہ قیمتی بوسکی لینے کی صورت میں کپڑے کے ماہر کو دکھا کر اطمینان کر لینا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب (سید حسین احمد) دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴ ۶-۳-۱۴۲۷ھ الجواب صحیح بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ ۶-۳-۱۴۲۷ھ الجواب صحیح احقر [illegible] غفرلہ ۶-۳-۱۴۲۷ھ			